

روزنامہ

ایڈیٹری
روزانہ دین تہذیب

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت

جلد ۲۱

۱۶ اکتوبر ۱۹۷۲ء

۲۶۹ نمبر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر زمانور احمد صاحب ربوہ

۱۶ نومبر ۱۹۷۲ء کو ۸ بجے صبح

کل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی۔ اس وقت بھی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔

اجاب جماعت خاص توجہ اور تسنن

سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولے کریم

اپنے فضل و رحم سے حضور کو صحت کاملہ

و عاجل عطا فرمائے۔

امین اللہم آمین

عہد داران مجلس ام لاہوریہ

ریفریشنگ کورس

مؤرخہ ۲۰ نومبر ۱۹۷۲ء

۱۶ اکتوبر ۱۹۷۲ء

سات بجے جامعہ احمدیہ کے

ہال میں عہد داران مجلس مقامی کا ریفریش

نگ کورس ہوگا جس میں محترم صدر صاحب

و دیگر مرکزی تنظیمیں اور ناظمین مجلس

مقامی کے عہدہ داران سے خطاب

کریں گے۔ نیز طریق کار اور آئندہ سال

کا پروگرام بھی پیش کریں گے۔ اس لئے

تمام سالفین، تنظیمیں، زعماء کرام حضور

شامل ہوں۔ دیگر خدام بھی شمولیت فرما کر

مستفید ہوں۔

افتتاح بروز اتوار وقت ۶ بجے شام محترم

صاحبزادہ مرزا مظاہر اعظم فرمائیں گے۔

(بہتم مقامی)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اللہ تعالیٰ نے کو تو امع الصادقین فرما کر زندوں کی صحت میں بہنے کا حکم دیا

یہی وجہ ہے کہ ہم اپنے دوستوں کو یا ربا ربا یہاں آنے اور بہنے کی تاکید کرتے ہیں

”اللہ تعالیٰ نے ہمیں بھی مردوں کے پاس جانے کی ہدایت نہیں فرمائی بلکہ کو تو امع الصادقین کا حکم دے کر زندوں کی صحت میں بہنے کا حکم دیا۔ یہی وجہ ہے کہ ہم اپنے دوستوں کو یا ربا ربا یہاں آنے اور بہنے کی تاکید کرتے ہیں اور ہم جو کسی دوست کو یہاں بہنے کے واسطے کہتے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے خوب جانتا ہے کہ محض اس کی حالت پر رحم کر کے بھردری اور تیر خواہی سے کہتے ہیں۔ میں مسیح مسیح کہتا ہوں کہ ایمان درست نہیں ہوتا جب تک انسان صاحب ایمان کی صحت میں نہ رہے اور یہ اس لئے کہ چونکہ طبیعتیں مختلف ہوتی ہیں، ایک ہی وقت میں ہر قسم کی طبیعت کے موافق حال تقریر صحیح کے منہ سے نہیں نکلا کرتی۔ کوئی وقت ایسا آجاتا ہے کہ اس کی سمجھ اور فہم کے مطابق اس کے مذاق پر گفتگو ہوتی ہے جس سے اس کو فائدہ پہنچ جاتا ہے۔ اور اگر آدمی یا ربا رہے نہ آئے اور زیادہ دلول تک نہ رہے تو ممکن ہے کہ ایک وقت ایسی تقریر ہو جو اس کے مذاق کے موافق نہیں ہے اور اس سے اس کی بددلی پیدا ہو اور وہ سن ظن کی راہ سے دُور جا پڑے اور ہلاک ہو جاوے۔“

(ملفوظات جلد دوم ص ۵۳)

”لوگ میرے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر یہ تو کچھ جانتے ہیں کہ دین کو دنیا پر ترجیح دوں گا نہیں یہاں سے جا کر اس بات کو بھول جاتے ہیں۔ وہ کیا فائدہ اٹھا سکتے ہیں اگر وہ یہاں نہ آئیں گے۔ دین لے ان کو بچلا رکھا ہے۔ اگر دین کو دنیا پر

ترجیح ہوتی تو وہ دنیا سے فرصت پا کر یہاں آتے۔“ (۱۶ نومبر ۱۹۷۲ء)

پس تم کو چاہیے کہ تم زندوں کی صحت تلاش کرو اور یا ربا اس کے پاس آکر بیٹھو۔ ہاں ہم یہ بھی کہتے ہیں کہ ایک دفتر میں تاثر نہیں ہوتی سنت اللہی طرح پر جاری ہے کہ ترقی تدریجاً ہوتی ہے جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلہ میں تدریجی ترقی ہوئی جو سلسلہ مہتاب نبوت پر قائم ہوگا اس میں بھی ترقی کا قانون کام کرتا ہوگا پس چاہئے کہ صحابہ کی طرح اپنے کاروبار چھوڑ کر یہاں آکر یا ربا اور عرصہ تک صحت میں رہو تاکہ تم دیکھو جو صحابہ نے دیکھا اور وہ پاؤ جو اب بچرنا اور عمر بڑھانے کا صحابہ نے پایا۔“

حکیم سالانہ کے سٹیج ٹکٹ

جس سالانہ کے موقع پر جو دست لیکچر بحث حاصل کرنا چاہتے ہوں وہ اپنی درخواست معہ کوالٹہ دھماحقاق اور تصدیق و مفاد شش امیر جماعت یا پریذیڈنٹ جماعت جو بھی صورت ہو۔ ۱۵ دسمبر تک نظارت ہذا میں بھجوانی

نہیں آنے والی درخواستوں پر غور نہیں ہوگا۔ اس سلسلہ میں کوئی خط و کتابت نہیں ہوتی۔ اور ترقی درخواست بھجوانے والوں کو کوئی اطلاع دی جاتی ہے۔ جملہ پتے کو دست دفتر سے پتہ کر سکتے ہیں۔ (ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

روزنامہ الفضل ریلوے

مورخہ ۱۲ نومبر ۱۹۶۳ء

پیغمبر الوہیت کے منظر ہوتے ہیں

(قسط نمبر ۲)

انبیاء علیہم السلام کا وجود صرف اسی لئے انسان کے لئے فائدہ بخش نہیں ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسانوں کی رہنمائی کے لئے ہدایات لاتے ہیں بلکہ انبیاء علیہم السلام کی خود ذات بھی اللہ تعالیٰ کے وجود کا ایک عظیم نشان ثبوت ہوتا ہے اور یہاں ثبوت ہے جس کو انسان محسوس کر سکتا ہے اور اس سے اللہ تعالیٰ پر خنق الیقین پیدا ہوتا ہے۔ جس کے بغیر انسان اللہ تعالیٰ کی راہ میں خالی بن ہی نہیں سکتا۔ جب تک انسان کو اللہ تعالیٰ کے وجود پر عملی وجہ البصیرت ایمان نہ ہو انسان اللہ تعالیٰ کی ہدایت پر عمل ہی کر سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم نے گزشتہ قسط میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک حوالہ سے بیان کیا ہے کہ انسان گنہگار سے اسی وقت بچ سکتا ہے جب وہ ایک خدا پر ایمان رکھتا ہو۔

یہاں تک تو ہم نے یہ دکھانے کی کوشش کی ہے کہ انبیاء علیہم السلام کا وجود باری تعالیٰ کے وجود کا ایک نہایت عظیم بلکہ کہنا چاہیے واحد ثبوت پیش کرتا ہے۔ ایک سائنس دان یا فلسفی اس پر حکمت کا رشتہ کا ثبوت کو دیکھ کر صرف اس حد تک استدلال کر سکتا ہے کہ کوئی ہستی ایسا موجود ہے جسے یہ سارا جہان بنا یا ہے اور جو اس کے قیام کا باعث ہے۔ چنانچہ سائنس دانوں نے ثبوت سے ایسے دلائل جنماتے ہیں جن سے ایسی فائن ہستی کے ہونا چاہیے "پر ڈالرت ہوتی ہے لیکن سائنس اور فلسفہ بھی انسان کے ذہن کی طرح محدود ہیں اور کروڑوں اربوں ذہن مل کر بھی اس بات کا ثبوت نہیں کر سکتے کہ ایسی ہستی واقعی موجود ہے۔ ایسا ثبوت صرف انبیاء علیہم السلام کی ہی ذات ہوتا ہے۔ ان کا وجود ہی اللہ تعالیٰ کے وجود کا بین ثبوت ہوتا ہے جس سے انکار نہیں کیا جا سکتا جس سے صرف صم بکم علی قسم کے انسان ہی انکار کر سکتے ہیں۔ مگر انبیاء علیہم السلام کے متعلق جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ وہ الوہیت کا منظر ہوتے

ہیں وہ اس سے بھی بڑھ کر ہے یعنی انبیاء علیہم السلام صرف اپنے وجود سے ہی اللہ تعالیٰ کا وجود ثابت نہیں کر سکتے بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کی صفات کے بھی منظر ہوتے ہیں اور اس طرح وہ انسان کو اللہ تعالیٰ کا نظارہ کر دیتے ہیں۔ انبیاء علیہم السلام اپنے کردار سے ان صفات کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ مثلاً قرآن کریم کی سورہ فاتحہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنی چار صفات بیان فرمائی ہیں۔ اول یہ ہے کہ وہ رب العالمین ہے۔ دوم یہ ہے کہ وہ مبین ہے۔ سوم یہ کہ وہ رحیم ہے۔ چارم یہ کہ وہ مالک یوم الدین ہے یعنی منصف و عادل ہے وہ ان لوگوں کے اعمال کی جزا سزا دیتا ہے۔ انبیاء علیہم السلام اللہ تعالیٰ کی ان چاروں صفات کے منظر ہوتے ہیں وہ بھی ہر طرح سے انسانوں کی پرورش کرتے ہیں۔ اپنے نمونہ سے وہ رزق حلال پیدا کرنے کی تلقین کرتے ہیں جو انسان کے سماوی اور روحانی ارتقاء کے لئے لازمی ہے۔ پھر وہ بھی رحمت کا اور رحمت کا مظاہرہ کرتے ہیں اسی طرح وہ ان لوگوں میں انصاف و عدل کا توازن قائم کرتے ہیں۔

الغرض سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فرمانا کہ پیغمبر الوہیت کے منظر ہوتے ہیں خاص کو اس معنی میں ہے۔ یعنی وہ اللہ تعالیٰ کی صفات کا منظر ہوتے ہیں

تخلقوا باخلاق اللہ

بعض مادہ پرست لوگوں کا خیال ہے کہ انسان نے اپنی صفات کو بڑھا کر اللہ تعالیٰ کے وجود کی تخلیق کر لی ہے۔ دراصل اللہ تعالیٰ کوئی نہیں جسوں ان کی تخلیق نے اپنی شکل پر ایک وجود قائم کر لیا ہے۔ یہ بالکل غلط بات ہے۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے انسان کو احسن تقسیم میں پیدا کیا ہے۔ مگر اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ انسان پیدا ہونے کے بعد اس کا مجموعہ اخلاق کا مجموعہ ہوتا ہے اس کا صرف انسانا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس میں یہی قبول کرنے کے توہم رکھے ہیں لیکن اچھے اخلاق حاصل کرنے کے لئے

اس کو نمونہ کی ضرورت ہے۔ اگر نمونہ برے اخلاق کا ہوگا تو وہ برا بن جاتا ہے اسی وجہ سے کہ حدیث میں آتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہر بچہ جو دنیا میں پیدا ہوتا ہے بوقت پیدائش مسلمان ہوتا ہے لیکن بعد میں اپنے ماحول کے مطابق یہودی یا عیسائی یا مشرک بن جاتا ہے۔ ہم بچہ کو پیدائش کے وقت معصوم تو رکھتے ہیں لیکن اس کو اعلیٰ اخلاق کا مصطفیٰ نہیں قرار دے سکتے۔ اعلیٰ اخلاق انسان انبیاء علیہم السلام ہی سے سیکھتا ہے جو اپنی ذات میں اخلاق الہیہ کے منظر ہوتے ہیں۔ اس طرح تمام اعلیٰ اخلاق کا منبع اللہ تعالیٰ ہے اور ان کو اللہ تعالیٰ ہی نے اپنے انبیاء علیہم السلام کے ذریعہ اپنے اخلاق کا حصہ عطا فرمایا ہے۔ اور ہم جو اخلاق دہریوں میں بھی دیکھتے ہیں ان کا اولین منبع انبیاء علیہم السلام ہی کی تعلیمات اور اموہ حسنہ ہوتا ہے۔ دوسری بات جو اوپر کے حوالہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمائی ہے وہ یہ ہے کہ

"سچا مسلمان اور متفقہ وہ ہوتا ہے جو پیغمبروں کا منظر ہو"

اس کے ثبوت میں آپ نے صحابہ کرامؓ کی مثال پیش کی ہے۔ صحابہ کرامؓ نے جس کامل حد تک سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کی ہے اس کی نظیر انبیاء علیہم السلام کی تاریخ میں نہیں ملتی۔ سنت اور احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ کرامؓ ذرا ذرا سی بات

میں آپ کی پیروی کرتے تھے یہاں تک کہ واقعہ ہے کہ ایک صحابی جب ایک راستہ پر سفر کر رہے ہوتے تو ایک نام نہان مقام پر سوادی سے اتر کر ضرور پیشاب کرتے کیونکہ آپ نے وہاں پیشاب کیا تھا۔ یہ واقعہ صحابہ کرامؓ کی قدائیت اور آپ کی پیروی کے اتہائی جذبہ کو ظاہر کرتا ہے۔ صحابہ کرامؓ میں سے اکثر آپ کے اخلاق کا نمونہ بننے کی کوشش کرتے تھے۔ اس طرح صحابہ کرامؓ حقیقت میں سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا منظر تھے۔ اور آج بھی وہی شخص آپ کا سوا پیرو کہلا سکتا ہے جس کے اعمال آپ کے اموہ حسنہ کا آئینہ بن جائیں۔ چنانچہ تاریخ اسلام میں محمد بن اور امیر دین اور علمائے کرام ہزاروں لاکھوں ایسے انسان ہوئے ہیں جن کو سچا مسلمان کہا جا سکتا ہے جنہوں نے اپنے کردار میں سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اموہ حسنہ کو سمجھا ہے سوا اگر ماحول سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اموہ حسنہ کی جھلک نظر نہیں ہوتی تو کم از کم اس طرح سچے مسلمان کہلا سکتے ہیں۔ احمیوں کا دعویٰ ہے کہ وہ منیل صحابہ ہیں۔ اس لئے ہر ایک احمدی کو سچا چاہیے کہ کیا ان کے اعمال سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اموہ حسنہ کا خطا ہر ہوتا ہے؟ اسی وقت ہم اپنے دعوے کو صحیح ثابت کر سکتے ہیں ورنہ زبانی دعوے کو کوئی معنی نہیں رکھتا۔

ضلع گجرات کی جماعتوں میں نظارت تعلیم کی طرف سے دورہ

ضلع گجرات کی سندھ ذیل جماعتوں کے دورہ کے لئے محکم چوہدری علی اکبر صاحب نائب ناظر تعلیم کو بھیجا جا رہا ہے۔ امراء صاحبان سے درخواست ہے کہ وہ اس دورہ کو زیادہ سے زیادہ مفید اور کامیاب بنانے کے لئے پورا تعاون فرمادیں۔

۱۔ سرٹے عالمگیر ۲۔ کھاریاں ۳۔ لادھوئی ۴۔ گجرات
۵۔ جلال پور جٹاں ۶۔ شادیوالاں ۷۔ چونکا نوالی ۸۔ کھنجا
(ناظر تعلیم)

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۱۹۶۳ء

مورخہ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ دسمبر ۱۹۶۳ء کو بروہہ میں منعقد ہوگا

احباب جماعت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ مورخہ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸ دسمبر ۱۹۶۳ء بروز جمعرات۔ جمعہ و ہفتہ بمقام بروہہ منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ احباب جماعت ابھی سے عزم کر لیں کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر اسی عظیم الشان برکات سے مستفیض ہوں گے۔ (ناظر اصلاح و ترویج)

وَاتِّمِمْتُمْ شِعْرِي بِالْحَمْدِ لَنَا حَذَايُنُهُ وَمَا نُنَزِّلُهُ إِلَّا بِقَدَرٍ مَعْلُومٍ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ تفسیر و تفسیر صفیہ کے محاسن

مکرم ابو المنیر مولوی ذوالحق صاحب

(۴)

اظہار خصوصیت

قرآن مجید صحت معارف اور علوم کے بیان کرنے کے لئے ہی نازل نہیں ہوا بلکہ اس کا اہم کام نفوس کی اصلاح اور ان کا تزکیہ ہے۔ اذہن قائل اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔
وَلَقَدْ لَيَسِّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدْرِكٍ
کہ ہم نے قرآن کو ایسے ہی پر رکھا ہے کہ اگر کوئی اس سے نصیحت حاصل کرے اصلاح نفس کرنا چاہے تو آسانی سے کر سکتا ہے اور قرآن مجید کی اصل غرض بھی تزکیہ نفس ہی ہے تاکہ لوگ اپنے نفسوں کی اصلاح کر کے خدا خالے کی طرف راغب ہوں۔ پانی تفسیر اور تفسیریں اس سلسلے کو آہنی بنی گئی۔ لیکن تفسیر کبیر میں ہر وہ مقام جہاں سے نصیحت حاصل کی جاسکتی ہو وہاں نفوس کی اصلاح کے لئے مناسب رنگ میں تصانیح کی گئی ہیں۔ اور بتایا گیا ہے کہ تفسیر اہم کیا چیز ہے، اور ترقی تہذیب کے کیا اسباب ہیں اور کس امور کا مد نظر رکھنا ضروری ہے۔

ذو خصوصیت

اس وقت عیسائیت کی طرف سے اسلام پر پھینکا رہا جا رہا ہے اور عام مسلمان میں بول کا جواب دینے سے قاصر ہیں۔ حالانکہ قرآن مجید نے وہ تمام ایسے دلائل بیان کر دیئے ہیں جن سے علی غیروں کے عقائد باطلہ کی تردید ہوتی ہے۔ اور یہ اظہار نہیں ہو چکا ہے کہ اسلام کے مقابلہ میں عیسائیت کھری نہیں سکتی۔
تفسیر کبیر میں اس بات کا اتمام کیا گیا ہے کہ ہر وہ دلیل جو عیسائیت کے عقائد باطلہ کو جڑوں سے کاٹتا ہے، اس کو خوب واضح کیا جائے۔ ان حضرات میں ان کے عقائد کفارہ، الوہیت اور تثلیث وغیرہ پر خوب لیکن بحث کی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ عیسائیوں کے عقائد کفارہ اور وہیے ہیں۔

ہم جتنا بچہ سورہ علم میں حضرت امام جاعت احمدی نے اس امر پر خوب بحث کی ہے، جو لوگ یہ جانتے ہیں کہ عیسائی ان کا نام سنتے ہی بھاگتے ہیں انہیں چاہئے کہ وہ اس تفسیر کا ضرور مطالعہ کریں۔ حضرت امام جاعت احمدی نے سورہ مہم کی تفسیر بیان کرتے ہوئے اس امر پر بھی بحث کی ہے کہ حضرت سید کی پیدائش کا دن ۲۵ جون ۲۵ دسمبر بیان کیا جاتا ہے۔ قرآن مجید اس کی تفسیر کرتا ہے جتنا بچہ حضور نے یہ نظریہ قرآن مجید کی آیت

هَذَىٰ اِيَّاكَ بَجَدْعِ الْغُلَّةِ تَسَاقَطَ عَيْنَا
دُحَلِيَا جِنِيًّا

سے اخذ کرتے ہوئے بیان کیا ہے اور بتایا ہے کہ حضرت مسیح کی پیدائش کے وقت حضرت مریم کو یہ حکم ہوا تھا کہ وہ تازہ تازہ کھجور کھجور کے درخت سے کھجور کے درخت کی پھینکیوں کو لگا کر آتا رکھیں۔ اور کھجور زیادہ جولاہی اور آگت میں ہوتی ہے۔
یہ قرآنی نظریہ کے مطابق مسیح کی پیدائش جولاہی یا آگت تھی ہے اور یہی قول کا یہ کہ وہ دسمبر میں پیدا ہوئے تھے غلط ٹھہرا ہے۔ حضور نے اس پر مدعی اہل حق کو ایسے دلائل طور پر بیان کیے کہ جس سے عیسائی خرم نہیں ہو سکتی۔

اسی طرح آپ نے یہ واضح کیا ہے کہ مسیح علیہ السلام طبعی موت سے نہیں مرے بلکہ قرآنی نظریہ کے مطابق وہ عیسیٰ سے زندہ اتر آئے۔ اور پھر انہوں نے اپنے ملک سے خفیہ طور پر ہجرت کی اور قرآنی بیان کے مطابق طبعی موت سے فوت ہوئے حضور نے اس نظریہ کی تائید انجیل کی آیات سے اور دیگر واقعات سے ایسے طور پر کی ہے کہ عیسائیت کی بنیادیں ہلا دی ہیں۔

یہ سوجھ بوجھ زمانہ میں عیسائیت کے مقابلہ کے لئے اور اسلام کو سچا مذہب ثابت کرنے کے لئے تفسیر کبیر کا مطالعہ کرنا نہایت ضروری ہے۔

دوسری خصوصیت

اب تک قرآن مجید کی بے شمار تفسیریں لکھی جا چکی ہیں۔ سب تفسیروں کو سامنے رکھ کر ان پر جانچ کرنا اور یہ بتانا کہ صحیح رائے کونسی ہے بہت بڑے علم کو چاہتا ہے۔ سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے تفسیر کبیر میں حکم کا طرز اختیار کیا ہے۔ اور مختلف مفسرین کی آراء اور خیالات کو پیش کرنے کے بعد صحیح تفسیر کو بدل لیا ہے اور بتایا ہے کہ قرآن مجید کی آیات کو صحیح مفہوم کیا ہے، ثلاث عشرہ کا مہل ہم امید کرتے ہیں کہ جو لوگ اس تفسیر کو غور سے پڑھیں گے اور تعصب سے آزاد ہو کر اس کا مطالعہ کریں گے وہ اسلام کو ایک نئے زاویے سے دیکھنے پر مجبور ہوں گے۔ اور ان پر ثابت ہو جائے گا کہ اسلام ہی ایک سچا مذہب ہے۔ جس کو قبول کرنے سے ہی نجات ہو سکتی ہے۔

اعتناء تحقیق

بالآخر میں سید جعفر حسین صاحب بنی۔ اسے اہل ہال بنی حیدر آباد کن کا ذکر کرنا سب سمجھتا ہوں۔ جن کو تفسیر کبیر کے مطالعہ سے محو لیا۔ اور آپ نے اس کے مطالعہ سے مقصد زندگی کو پایا۔ آپ کہتے ہیں۔

”دوسرے دن میں نے تفسیر کبیر کا مطالعہ شروع کیا جو میں اپنے ساتھ لے کر گیا تھا تو مجھے اس تفسیر میں زندگی سے منور اسلام نظر آیا۔ اس میں وہ سب کچھ لکھا جس کی مجھ کو تہمت تھی۔ تفسیر کبیر پڑھ کر میں اسلام سے پہلی دفعہ منور ہوا۔“

(الفضل ۲۳ جون ۱۹۶۷ء)

آپ تفسیر کبیر کا شکر کریں تو ہر تفسیر کبیر کو محض ایک علمی کتاب نہیں۔ بلکہ عمل اور تربیت کے لئے ایک قرآنی کتاب تائید رکھتی ہے۔ اور اسے پڑھ کر اسلام قرآن حکیم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عشق پیدا ہوتا ہے۔ اور عملی قوتیں پیدا ہو کر اسلام کی خدمت کے لئے تیار ہو جاتی ہیں۔

اسی طرح ہندوستان کے ایک مشہور اہل قلم اور محقق ادیب نیاز ناز بھوری جو ذہنی نظر بھی ہیں۔ تفسیر کبیر کے مطالعہ کے بعد اپنی رائے لکھتے ہیں۔

”تفسیر کبیر علموں اور عقلی مسائل سے سائنس ہے اور میں اسے بڑی نگاہ قائل سے دیکھتا ہوں۔ اس میں خاک نہیں کہ مطالعہ قرآن کا ایک بالکل نیا زاویہ ہے کہ آپ نے پیدا کیا ہے۔ اور یہ تفسیر اپنی ذہنیت کے لحاظ سے بالکل پہلی تفسیر ہے جس میں عقل و نقل کو بڑے حسن سے ہم آہنگ دکھایا گیا ہے۔ آپ کی تحریریں آپ کی ذہنیت نظر۔ آپ کی غیر معمولی فکر و فرات آپ کا حسن استدلال اس کے ایک ایک لفظ سے نمایاں ہے اور مجھے انہوں سے کہ میں کیوں اس وقت تک اس سے بے خبر رہا۔ کاش کہ میں کی تمام حدیں دیکھ سکتا۔ کل سورہ ہو دکی تفسیر میں حضرت لوط پر آپ کے خیالات معلوم کر کے جی میٹرک تھی۔ اور بے اختیار یہ خط لکھنے پر مجبور ہوا۔ آپ نے ہسٹو کاہر بنائی کی تفسیر کرتے ہوئے عام مفسرین سے جدا بحث کا جو پہلو اختیار کیا ہے اس کی داد دینا میرے امکان میں نہیں۔ خدا آپ کو آدیر سکتا رکھئے۔“

انجیب کو چاہئے کہ قرآن مجید کے ان معانی و مطالب سے خود بھی آگاہ ہوں اور کہنت سے اپنے ارد گرد کے حلقہ میں اس کی اشاعت کریں۔ تاکہ تمام لوگوں کو قرآن مجید کا عین چہرہ نظر آئے لگے۔

ہر وہ صاحب استطاعت احمدی کا فرزند ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے۔

عرب ملک میں اضطراب و بے چینی کا سبب

ہستی باری تعالیٰ پر ایمان میں کمی

محترم مولانا ابوالعطاء صاحب

اللہ تعالیٰ کی ذات پر ایمان اور اس کی عظیم قدرتوں پر یقین ہی انسان کے لئے ایمان اور سزا کا ذریعہ ہے۔ افراد کے لئے بھی یہی ذریعہ طاہریت ہے اور قوموں کے لئے بھی یہی باعث سستی ہے کیونکہ اگر اللہ تعالیٰ کا وجود نہیں اور ہم اس کے سامنے جواب دہ نہیں تو انسان کیلئے جتنی قربانی اور ایثار کے اختیار کرنے اور گناہوں سے بچنے کی ترقیب کیونکر ہو سکتی ہے۔ ظلم سے ہاتھوں کو روکنے والی چیز اللہ تعالیٰ پر ایمان ہے اور ہر نیک پر آمادہ کرنے والا جذبہ بھی ایمان بانسے پیدا ہوتا ہے نیز اگر آخرت کا اعتقاد نہ ہو تو یہ دنیا حرمِ آرزو کے باعث جہنم زار بن جائے۔ چنانچہ جو قومیں اللہ تعالیٰ کی ہستی کی منکر ہیں اور جنہیں قیامت اور اگلی زندگی پر ایمان نہیں انکی اخلاق حالتیں ناجائز بل رشک ہیں وہ جتنی اطمینان سے کوسوں دور ہیں ان کا جرم امین عالم کے لئے خطر بن رہا ہے۔ واصل حقیقی اطمینان کا ذریعہ اللہ تعالیٰ پر ایمان ہی ہے۔ اسی ایمان کے نتیجہ میں انسان اپنے آپ کو جو اب وہ سمجھتا ہے اور اسے ماننا پڑتا ہے کہ اس زندگی کے بعد ایک اور زندگی ہے جہاں انسان کے اس دنیا کے اعمال کے پورے نتائج ظاہر ہوتے ہیں۔

آج کل عرب ملک میں بھی مذہبی حالت دگرگوں ہے۔ خود ذات باری تعالیٰ پر ان لوگوں کا ایمان متزلزل ہو رہا ہے۔ عراق کے سابق وزیرِ اعظم جناب محمد فاضل الحلی کا نازہ ترقی بیان ہے کہ

"All the upheavals in the Arab world are due to the fact that the Arabs are drawing day by day away from faith in God."

کہ عرب دنیا میں ساری گڑبڑ اور بے چینی اس بات کا نتیجہ ہے کہ عرب لوگ روز بروز ذات باری پر ایمان سے دور ہوتے جا رہے ہیں۔

رہے ہیں۔
پاکستان ٹائمز (۱۲)
ان حالات میں پاکستانی مسلمانوں کے لئے خاص طور پر ملحوظ فرمایا ہے کہ سب سے پہلے تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کی جائے کہ جو کفر اور کج رویہ برحقہ و کجائے اللہ تعالیٰ سے لے کر ہمیں دین اسلام کی حفاظت کرنے والا ہو۔ اپنے اس زمانہ میں بھی اپنے فرستادہ کو بھیج کر اسلام کے زندہ مذہب ہونے کا خود ثبوت دے دیا ہے اور آج ساری دنیا کو ضرورت ہے کہ ان کے سامنے اللہ تعالیٰ کی ہستی کی تازہ اور یقینی ثبوت پیش کرے کہ ان کے ایمانوں کو تازہ کیا جائے اور انہیں ہر قسم کے تزلزل اور تذبذب سے بچایا جائے۔ حضرت سید محمد علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

انا ہے وہ بلا کہ سو سوزناں دلا حکار
مجھ کو جو اسے بھیجا بس دعا ہی ہے
کون ہے جو آج کی دنیا میں اس عظیم مقصد اور اس انتہائی ضرورت کا انکار کرے؟ وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ ہم تو کلمہ پڑھنے والے مسلمان ہیں ہمیں اجرت کی کیا ضرورت ہے وہ فاضل الحلی کی بیان پر ٹھنڈے دل سے خود کو یہ کہ آیا آج خدا کے زندہ اور تازہ پریشام اور نشاںوں کی ضرورت ہے یا نہیں؟

ہم کہتے۔ " (فضل ۱۱)
یہ ہے اس درد مند دل کی آواز جس نے اسلام اور احمدیت کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دیا۔ اللہ تعالیٰ حضور پرورد کو شفا کا لہر عطا فرما کر پھر سے ہمیں حضور کے شیریں کلام اور خطبات سے نوازے۔ اور حضور کے اس ارشاد کو عملی جامہ پہنانے کی توفیق بخشنے۔ آمین ثم آمین۔
واخرج عوانا ان الحمد لله رب العالمین۔

۱۔ ایسی زکوٰۃ احوال کو بڑھاتی اور

ایک درد مند دل کی آواز

ملک و ممالک صلیبہ الدین صاحب امیر مدرسہ دارالبرکات روضہ

حضرت امیر المومنین امیرہ اللہ تعالیٰ نے ان کا مایاب فرماتے ہوئے برکات سے ایسا نوازا کہ ہر تحریک جو عقیقتی اور حقیقتی ہے۔ تحریک جو بدی کی کامیابی آج ایک واضح صداقت ہے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت امیر المومنین کے سامنے بیان فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو مایاب فرماتے ہوئے برکات سے ایسا نوازا کہ ہر تحریک جو عقیقتی اور حقیقتی ہے۔ تحریک جو بدی کی کامیابی آج ایک واضح صداقت ہے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت امیر المومنین کے سامنے بیان فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو مایاب فرماتے ہوئے برکات سے ایسا نوازا کہ ہر تحریک جو عقیقتی اور حقیقتی ہے۔ تحریک جو بدی کی کامیابی آج ایک واضح صداقت ہے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت امیر المومنین کے سامنے بیان فرمایا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ان کو مایاب فرماتے ہوئے برکات سے ایسا نوازا کہ ہر تحریک جو عقیقتی اور حقیقتی ہے۔ تحریک جو بدی کی کامیابی آج ایک واضح صداقت ہے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت امیر المومنین کے سامنے بیان فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو مایاب فرماتے ہوئے برکات سے ایسا نوازا کہ ہر تحریک جو عقیقتی اور حقیقتی ہے۔ تحریک جو بدی کی کامیابی آج ایک واضح صداقت ہے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت امیر المومنین کے سامنے بیان فرمایا ہے۔

صدر انجمن جماعت کی خدمت میں التماس

ناہند اور بے شرح چندہ دینے والے افراد کی فہرستیں تیار کرنے کی غرض سے جماعتنا احمدیہ کے صدر صاحبان کی خدمت میں مطبوعہ فارم بھیجا گیا۔ دراصل اس کی کئی کئی کاپیاں فرم رسید بدایت پر کر کے زیادہ سے زیادہ ستمبر تک ضرور نظارت ہذا کو درپس کر دینے چاہئیں تاکہ انوس سے کو بھی تک بعض جماعتوں نے یہ فارم درپس نہیں کئے۔ لہذا صدر صاحبان کی خدمت میں التماس ہے۔ مذکورہ فارموں کی خاتمہ بدی کر کے جلد درپس بھیجیں۔ اگر یہ فارم کسی جماعت کو نہ ملے ہوں تو کچھ نظارت ہذا سے دوبارہ منگوانے جاسکتے ہیں۔ بہ فرستیں مجلس مشورت کے فیصلہ کے مطابق طلبگی کی مباحی ہیں۔

(مشاظر بیعت المال ربوہ)

لجنتا لجنہ امام اللہ کیلئے ضروری اعلان

تمام لجنات کو بذریعہ اعلان ہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ اپریل ۱۹۶۳ء کو "میگزین سائیکو" اور "دوسرا سپیادہ" مع ترجمہ کا امتحان زیر انتظام لجنہ مرکزیہ ہیلا جائے گا۔ تاریخ کا تعیین بدینہ کر دیا جائے گا۔ اس کے بعد ستمبر میں "توضیح المرام" اور "تیسرا سپیادہ" با ترجمہ امتحان کا نصاب ہوگا۔ جن لجنات کے پاس کتاب میگزین سائیکو نہ ہو وہ خود مطلع کرنا کہ ان کو کتنی کتابوں کی ضرورت ہوگی تاکہ انتظام کیا جائے۔ علاوہ ازیں جلسہ سالانہ کے موقع پر ترجمتی کلاس کے نصاب پر پیشگی ایک کتاب بھی شائع ہو چکی۔ تمام لجنات اپنی ضرورت کے مطابق کتاب خرید کر انہیں اور زیادہ سے زیادہ تعداد میں خریدنے کی کوشش کریں تاکہ احمدی مستورات اس صحت کتاب سے مستفید ہو سکیں۔

سیکرٹری تعلیم و تربیت لجنہ امام اللہ (مرکزہ)

اعلان برائے پروگرام جلسہ سالانہ خواتین؟

بابت ۲۶، ۲۷، ۲۸ ستمبر ۱۹۶۳ء

جلسہ سالانہ خواتین کا پروگرام مرتب کیا جا رہا ہے۔ جن پہنچنے والے اس میں حصہ لینا جو وہ جلسہ از جملہ اطلاع بھجوا دیں۔ عنوان تقریر، وقت، نکتہ منشا، تلاوت قرآنی جملہ یا نظم وغیرہ میں حصہ لینا جو۔

(صدر لجنہ امام اللہ مرکزہ)

اعلان برائے ناصرات الاحمدیہ

ناصرات الاحمدیہ کے لئے یہ تحریر کی گئی تھی کہ وہ لجنہ امام اللہ کی نمائندگی بہ وقتہ جلسہ سالانہ میں حصہ لیا کریں۔ تمام لجنات اس بات کا خیال رکھیں کہ ہر لڑکی کوئی نہ کوئی چیز ضرور نمائش کئے دے۔ خواہ معمولی اور یا گڑباد وغیرہ ہی کیوں نہ ہو۔

(جنرل سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ)

لجنات ٹوٹ کر لیں

ہر لجنہ ٹوٹ کر لے کہ دو دن سال میں پیلے پانچ سپیادے با ترجمہ پڑھنے کا پروگرام بنا کر اس پر ایجنسی سے عمل بھی شروع کرنا ہے۔ سال کے اختتام میں جب سالانہ رپورٹیں تیار ہوں تو اس امر کا خاص طور پر لحاظ رکھا جائے گا کہ کونسی لجنہ نے قرآن کریم با ترجمہ پڑھانے کے سلسلہ میں عملی کوشش کی ہے۔

(سیکرٹری تعلیم لجنہ امام اللہ مرکزہ)

لجنات متوجہ ہوں

تمام لجنات کو متوجہ کیا جاتا ہے کہ لڑکیوں کی تمام مہارت کے ناموں سے مطلع نہ رہیں جو باقاعدہ تعلیم سے بہرہ ور ہوں تاکہ جب تربیتی کلاسز لگانے کے سلسلے میں استادنوں کا مطالعہ ہو تو خواتین کو بھجوا سکیں۔ نیز یہ بھی واضح فرمائیں کہ کون کونسی خاتون کی کئی مضمون پڑھا سکیں گی۔

(آفس سیکرٹری لجنہ مرکزہ)

اطفال الاحمدیہ کی تربیت کا اسان ذریعہ

بہت سہا سہا جس پر کامیاب تجربہ کر چکی ہیں۔ کہ بچوں کی روزانہ تعلیمی و تربیتی کلاس مسجد یا حلقہ کے مرکز میں چلاتا ہوا بہت ہی مفید اور اسان ہے۔ کیونکہ بچوں کو کسی کام کا شوق دلایا جائے۔ تو پھر وہ خود ہی اس کام کے پیچھے پڑ جاتے ہیں۔

پس ضروری ہے کہ شہری مجالس اپنے غنقلوں کے مراکز میں اور دیہاتی مجالس اپنی جگہ اپنی مساجد میں روزانہ بچوں کی کلاس جاری کریں۔ خواہ وہ دس پندرہ منٹ کی ہو اور اس میں کوئی ایک سبق اسان رنگ میں سمجھا کر کوئی بارہا دیا جائے اور عملی رنگ میں بھی اس کو جاری کر دیا جائے۔ اسناد میں جو مشکلات ہوں۔ ان سے تشبہ اطفال الاحمدیہ مرکزہ کو اطلاع دی جائے۔ ہر ممکن مدد کی جائے گی (انشاء اللہ تعالیٰ)

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزہ - ربوہ)

رپورٹ کارگزاری اطفال الاحمدیہ لگ نام پر بھجوائی جائے

گذشتہ سال کے تجربہ سے یہ بات واضح ہو چکی ہے۔ کہ جو مجالس اطفال الاحمدیہ اپنی کارگزاری کی رپورٹ الگ مطبوعہ فارم برائے اطفال الاحمدیہ پر بھجوائی کریں۔ ان کے اطفال غیر معمولی ترقی کر رہے ہیں۔

ہستادہ مجالس جنہوں نے اب تک الگ رپورٹ فارم پر رپورٹ نہیں بھجوائی۔ وہ بھی اس طریقہ کو استعمال کریں۔ اور اسناد سے الگ نام پر لکھ کر مرکزہ سے خط آنے پر بروقت بروقت مل سکتا ہے۔ رپورٹ کارگزاری بھجوا کر لیں۔ یہ یاد رہے کہ جو مجالس کام کرتی ہیں۔ لگ رپورٹ نہیں بھجواتیں۔ (ان کا نام صفحہ کے برابر ہے۔)

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزہ - ربوہ)

میر ذوقچوں کی شادی کی تقاریب اور خواہشات دعا

(مکرم میجر محمد امین صاحب اہلے۔ ۱۲، ڈی ماڈل ٹاؤن لاہور)

مورخہ ۱۲ نومبر ۱۹۶۳ء کے الفضل میں صفحہ ۱ پر شادی کی دو مہارت تقاریب لکھنے پر عنان میری بھی عزیزہ آمد سلیمان اور بیٹے عزیزہ کو کیا لکھ کی شادیوں کی تہنیت تہ ہوئی ہے۔ اس میں دو غلطیاں ہو گئی ہیں۔

۱) پچی جس کی شادی ڈاکٹر شاہ شوکت احمد صاحب کے ساتھ ہوئی ہے کہ نام منجلی کے ساتھ چھاپا ہے امر کا نام آگہ ہے۔

۲) عزیزہ ڈکریا کی شادی۔ ۱۲ نومبر ۱۹۶۳ء کو ہوئی تھی ۲۲ نومبر کو نہیں البتہ دعوت دلیمہ ہوا۔ البتہ کو ہوئی

اس ضروری تصحیح کے بعد احباب جماعت کی خدمت میں درخواہ استا ہے کہ اجازت عا کریں کہ اگر تمنا ہے ان ہر روز رشتوں کو دونوں خاندانوں کیلئے خیر برکت اور برکت و سعادت کا مہینہ ہے۔

اعلان نکاح

مورخہ ۱۱ نومبر ۱۹۶۳ء کو چوہدری مشتاق احمد صاحب مبارک ابن چوہدری فتح عالم صاحب ساکن دھارو دلاضلع جھڑت کا نکاح مسماۃ عسری بیگم بنت چوہدری بشیر احمد صاحب کے ساتھ ایک فراد روہی حق ہر مکرم مولوی نود محمد صاحب الملک آف گوٹہ کے پڑھا اور اس روز تقریب رخصتہ نہ عمل ہوا۔

اجاب کلام اور برکان سلسلے سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ مولیٰ کریم پر رشتہ زینین کے لئے خیر برکت کا موجب بنائے۔ اور سلسلے کے بعد اور شہر ثرات حسہ سے نایبہ ہو۔ امین

(محمد شمس بیٹ انسپلر بیت المال بھارت)

افضل سے خط و کتابت کرنے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

مسوڑھوں سے خون اور پیریک آنا (پائٹو یا) داننڈ کا لانا اور انمول کی میل ٹھنڈے یا گرم پانی کا لگنا اور منہ کی بدبودار کرنے کے لئے اکیر سے قیمت دو روپیہ پچیس پیو اور ایک روپیہ پچیس پیسہ۔

۱۱ نومبر ۱۹۶۳ء

مولانا مودودی کے بیانات اور عقائد میں تضاد سے وزیر داخلہ نے مولانا کی تحریروں کی غلطی نقلیں پیش کر دیں

راولپنڈی ۱۶ نومبر - مرکزی وزیر داخلہ، جناب عبدالغنی نے کل امیر جماعت اسلامی مولانا ابوالاعلیٰ مودودی کے رسالہ "ماضی قریب کا جائزہ" کے پتے پر خط لکھا اور اس رسالے سے ایک اقتباس کی غلطی نقلی اخباری نمونہ کو تقسیم کیا۔ واقعہ یہ ہے کہ ایک جگہ کے اندر مودودی نے فرانس میں مودودی کے عقائد اور اسلامیات اور اس کے امیر کے عقائد میں بہت بڑا فرق ہے۔ اس سلسلے میں مولانا مودودی نے فرانس میں مودودی کے عقائد اور اسلامیات اور اس کے امیر کے عقائد میں بہت بڑا فرق ہے۔ اس سلسلے میں مولانا مودودی نے فرانس میں مودودی کے عقائد اور اسلامیات اور اس کے امیر کے عقائد میں بہت بڑا فرق ہے۔

طلبہ کے حالیہ ہنگاموں کی تحقیقات کے لئے عنقریب کمیٹی مقرر کی جائیگی تعلیمی اداروں میں داخلہ کیسے عمر کی حد مقرر کرنا چاہئے

لاہور ۱۶ نومبر - مودودی طلبہ کے حالیہ ہنگاموں کی تحقیقات کے لئے عنقریب ایک کمیٹی مقرر کی جائے گی، صوبائی حکومت کمیٹی مقرر کرنے کا پتہ ہی نہیں لگا سکی ہے اس امر کا اثر ایمان ہے کہ مجوزہ تحقیقاتی ٹیم میں مودودی حکمران تسلیم کے بعض افسران ماہرین تعلیم شامل ہوں گے۔ اس امر کا اعلان گورنر مودودی نے کل امیر محمد عثمان سے کیا اور ان کے حوالے سے مولانا مودودی نے فرانس میں مودودی کے عقائد اور اسلامیات اور اس کے امیر کے عقائد میں بہت بڑا فرق ہے۔

نوٹس

خان حبیب الرحمن نے کہا کہ مولانا مودودی کے عقائد اور اسلامیات اور اس کے امیر کے عقائد میں بہت بڑا فرق ہے۔ اس سلسلے میں مولانا مودودی نے فرانس میں مودودی کے عقائد اور اسلامیات اور اس کے امیر کے عقائد میں بہت بڑا فرق ہے۔

ٹی۔ آئی کالج کی حیثیت
گورنر نے مولانا مودودی کے عقائد اور اسلامیات اور اس کے امیر کے عقائد میں بہت بڑا فرق ہے۔ اس سلسلے میں مولانا مودودی نے فرانس میں مودودی کے عقائد اور اسلامیات اور اس کے امیر کے عقائد میں بہت بڑا فرق ہے۔

ولادت

میرٹھ ۳۰ نومبر ۱۹۳۰ء کو مولانا مودودی صاحب کا جنم ہوا۔ مولانا مودودی صاحب نے مولانا مودودی کے عقائد اور اسلامیات اور اس کے امیر کے عقائد میں بہت بڑا فرق ہے۔ اس سلسلے میں مولانا مودودی نے فرانس میں مودودی کے عقائد اور اسلامیات اور اس کے امیر کے عقائد میں بہت بڑا فرق ہے۔

مولانا مودودی صاحب نے مولانا مودودی کے عقائد اور اسلامیات اور اس کے امیر کے عقائد میں بہت بڑا فرق ہے۔ اس سلسلے میں مولانا مودودی نے فرانس میں مودودی کے عقائد اور اسلامیات اور اس کے امیر کے عقائد میں بہت بڑا فرق ہے۔

مولانا مودودی نے فرانس میں مودودی کے عقائد اور اسلامیات اور اس کے امیر کے عقائد میں بہت بڑا فرق ہے۔ اس سلسلے میں مولانا مودودی نے فرانس میں مودودی کے عقائد اور اسلامیات اور اس کے امیر کے عقائد میں بہت بڑا فرق ہے۔

مولانا مودودی نے فرانس میں مودودی کے عقائد اور اسلامیات اور اس کے امیر کے عقائد میں بہت بڑا فرق ہے۔ اس سلسلے میں مولانا مودودی نے فرانس میں مودودی کے عقائد اور اسلامیات اور اس کے امیر کے عقائد میں بہت بڑا فرق ہے۔